

26221- اس نے کہا کہ: اگر دوسری شادی کر لی تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے اور اب شادی کرنا چاہتا ہے

سوال

— مالکی مسلک پر چلنے والے شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے کہ اس نے یہ کہا:

اگر اس نے دوسری شادی کر لی تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے، اور اس کا مقصد طلاق سے زیادہ دوسری شادی کا سدباب تھا اور اگر اب وہ دوسری شادی کر لے تو کیا ہوگا؟

2— اس شخص کا حکم کیا ہے کہ اس نے قسم اٹھائی کہ وہ زنا نہیں کرے اگر کرے تو طلاق پھر وہ زنا کر لے؟

3— اگر ان دو حالتوں میں سے ایک حالت میں طلاق صحیح ہے تو کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کر سکے؟

یہ علم میں ہونا چاہیے کہ اس کی بیوی اس کے ساتھ ایک ہی ملک میں نہیں رہتی اور وہ طلاق نہیں چاہتا بلکہ کوئی ایسا طریقہ چاہتا ہے جس سے دوسری شادی کا راستہ کھل سکے تاکہ دوبارہ زنا کا ارتکاب نہ کرے اور گنہگار ہو اور اس کی بیوی حرام ہو جائے۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اول:

اس سے طلاق نہیں ہوگی بلکہ اگر وہ دوسری شادی کرتا ہے تو اس پر قسم کا کفارہ ہے، وہ اس لیے کہ اس نے اس حرمت سے اپنے آپ کو روکنا مقصد یا تھا، اور طلاق کا مقصد نہیں تھا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ دیکھیں فتاویٰ منار الاسلام (584/2)

اور سائل کا یہ قول (طلاق سے زیادہ دوسری شادی کرنے کا سدباب تھا اور اگر وہ دوسری شادی کرتا ہے تو) اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے طلاق اور دوسری شادی سے منع دونوں ہی مقصد مراد لیے ہیں لیکن دوسری شادی سے رکنا زیادہ مقصد تھا، اور اس سے حکم میں اختلاف پیدا نہیں ہوتا اس لیے کہ معتبر تو اکثر چیز ہوتی ہے۔ الشیخ خالد المشیققی۔

دوم:

اگر تو قسم سے اس کا مقصد طلاق تھا تو اس معصیت کے ارتکاب سے بالفعل طلاق واقع ہو جائے گی، اور اگر اس کا مقصد اس معصیت سے اپنے آپ کو روکنا تھا۔ اور اس طرح کی کلام میں یہی غالب ہوتا ہے۔ تو اس پر قسم کا کفارہ ہے۔ دیکھیں فتاویٰ الطلاق للشیخ ابن باز رحمہ اللہ (141/1)۔

مسلمان کو چاہیے کہ طلاق کو کھیل نہ بنائے اور جب بھی کسی چیز سے روکنا یا منگ کرنا چاہا طلاق کی قسم اٹھالی، اس لیے کہ اکثر اہل علم کی رائے میں اس سے طلاق ہو جاتی ہے اگرچہ اس کا مقصد وقوع طلاق نہ بھی ہو۔

سوم :

سائل کو ہماری نصیحت ہے کہ جو زنا کا مرتکب ہوا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرے، اس لیے کہ یہ معصیت گناہوں میں سب سے زیادہ قبیح اور فحش ہے، اور اس کا ارتکاب کرنے والے کے دل اور چہرے پر سیاہی پھانسی جاتی ہے، اس لیے اسے ایسے اسباب پیدا کرے جو اس کے اور اس معصیت کے مابین حائل ہو جائیں۔

علماء رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ جب مرد کو یہ خدشہ ہو کہ اگر وہ شادی نہیں کرے گا تو معصیت میں پڑ جائے گا تو اس حالت میں شادی واجب ہو جاتی ہے۔ دیکھیں المغنی ابن قدامہ (9/341)۔

اس لیے آپ کو شش کریں کہ اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی ملک میں رہیں، اس لیے کہ یہ بیوی کے لیے حسن معاشرت ہے، اور آپ کو علم ہونا چاہیے کہ جس مشکل سے آپ دوچار ہیں آپ کی بیوی بھی اسی مشکل سے دوچار ہوگی، اس لیے آپ یہ نہ کریں کہ اپنے آپ کو معصیت سے بچائیں اور بیوی کو عذاب اور تکلیف میں ہی پھونڈ دیں۔

اس لیے کہ یہ حسن معاشرت کے منافی ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم دیا ہے، اور اگر ایسا کرنا آپ کے لیے مشکل ہو تو پھر آپ دوسری شادی کر لیں، اور اس سے آپ کی پہلی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی بلکہ آپ کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے، جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

قسم کا کفارہ مندرجہ ذیل آیت میں بیان کیا گیا ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں میں تمہارا مواخذہ نہیں کرتا لیکن وہ تمہارا مواخذہ ہنجرہ قسموں میں کرتا ہے جس کا کفارہ دس مسکینوں کو درمیانی قسم کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا پھر ان دس مسکینوں کے کپڑے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے، جو یہ چیزیں نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھے، جب تم قسم اٹھاؤ تو یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے}۔ المائدہ (89)۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

واللہ اعلم۔